39201 ـ میت کو خوشبو لگانا اور کفن کو دھونی دینا

سوال

اگر کوئی عورت فوت ہو جائے تو کیا اسے بھی مرد کی طرح خوشبو لگائی جائیگی، اور کیا مرد اور عورت کے کفن کو بھی خوشبو لگائی جائیگی یا کہ خوشبو صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کفن کو خوشبو لگانا مستحب ہے، چاہے میت مرد ہو یا عورت سنت نبویہ کی صحیح احادیث سے اس کے دلائل ملتے ہیں:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو حکم دیا تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں کہ وہ آخری غسل میں کافور یا کافور میں سے کچھ شامل کر لیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1253) صحیح مسلم حدیث نمبر (939).

کافور خوشبو کی ایک قسم ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

" کہا جاتا ہے کہ: کافور استعمال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ: یہ جگہ کو معطر کرتی ہے کیونکہ وہاں فرشتوں نے حاضر ہونا ہے یہ خوشبو ہونے کے ساتھ اس میں خشک اور ٹھنڈا کرنے کا مادہ بھی پایا جاتا ہے اور قوت نفوذ اور بدن کو سخت کرنے کی بھی صلاحیت پائی جاتی ہے، اور اسی طرح بدن سے کیڑے مکوڑے دور کرنے کی صلاحیت بھی، اور فضلہ کے پھیلنے میں بھی رکاوٹ کا باعث ہے، اور جلد فاسد ہونے سے بچاؤ بھی، اور اس میں سب سے اچھی اور بہتر خوشبو ہے.

غسل کے آخر میں کافور شامل کرنے کا راز یہی ہے، اور اگر اسے شروع میں شامل کر دیا جائے تو پانی کی بنا پر اس کا اثر ہی زائل ہو جائے اور کیا کستوری کافور کی جگہ لے سکتی ہے ؟

اگر تو صرف خوشبو ہونے کی نظر سے دیکھا جائے تو جی ہاں یہ اس کے قائم مقام بن سکتی ہے، لیکن اس کے علاوہ کسی اور غرض سے نہیں، اور یہ کہا جا سکتا ہے: جب کافور نہ ملے تو اس کے علاوہ کوئی اور چیز اس کے قائم مقام بن سکتی ہے چاہے اس میں کافور کی ایك خاصیت بھی پائی جاتی ہو " انتہی.

اور مسلم کی شرح میں امام نووی کہتے ہیں:

" اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ غسل دیتے وقت آخری بار میں کافور شامل کیا جائے، ہمارے ہاں یہ چیز متفق علیہ ہے، اس حدیث کی بنا پر امام مالك، امام احمد اور جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اس سے میت خوشبودار ہو جاتی ہے، اور اس کا جسم سخت اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے، اور جلدی خراب نہیں ہوتا " انتہی.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میت کو خوشبو کی دھونی دو تو اسے تین بار دھونی دو "

مسند احمد حدیث نمبر (14131) امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع میں اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (278) میں صحیح کہا ہے.

اور اس کا معنی یہ ہے کہ: میت کو خوشبو لگاؤ، اور میت کا اطلاق مذکر اور مؤنث دونوں پر ہوتا ہے.

اس سے مراد کفن کو دھونی دینا ہے، سنن بیھقی میں ہے کہ:

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی مروی ہے کہ:

" میت کے کفن کو تین بار دھونی دو "

دیکھیں: سنن بیھقی (3 / 568).

دیکھیں: بدائع الصنائع (1 / 307).

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ:

جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے کپڑوں کو دھونی دینا، پھر مجھے حنوط لگانا "

مؤطا امام مالك حديث نمبر (528) سنن الكبرى للبيهقى (3 / 568).

المنتقى ميں ہے كہ:

حنوط اسے كہتے ہيں جو ميت كے بدن اور اس كے كفن ميں خوشبو كستورى، اور عنبر، اور كافور لگاتے ہيں، اور اس سب سے غرض خوشبو ہے نہ كہ رنگ؛ كيونكہ اس سے مقصود وہى خوشبو ہے ہے نہ كہ رنگ سے خوبصورتى اور جمال، جيسا كہ ہم نے بيان كيا ہے " انتہى.

اور يہ حكم (ميت كو خوشبو لگانا مستحب ہے) حج اور عمره كے احرام والے محرم شخص كے ليے نہيں ہوگا، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عرفات ميں احرام كى حالت ميں فوت ہونے والے شخص كے متعلق فرمايا تھا:

" اور اسے خوشبو مت لگاؤ "

صحيح بخارى حديث نمبر (1851) صحيح مسلم حديث نمبر (1206)، اور ايك روايت ميں ہے:

" اور خوشبو اس كے قريب بھى كرو "

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" احرام كى حالت ميں فوت ہونے والے مرد اور عورت كے علاوہ باقى سب كے كفن كو دھونى دينا مستحب ہے "

ديكھيں: المجموع للنووى (5 / 156).

دوم:

اور ميت كو خوشبو لگانے كا طريقہ يہ ہے كہ: اس كے سجده كرنے والے اعضاء پر شرف كى وجہ سے خوشبو ركھى جائے، اور ان جگہوں پر جہاں ميل ہوتى ہے مثلا گھٹنوں كى اندر والى جانب، اور اگر سارى ميت كو ہى خوشبو لگائى جائے تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كہتے ہيں:

" سجده والى جگہوں پر كافور ركھا جائے "

سنن البيہقى (3 / 568).

وہ جگہیں یہ ہیں: پیشانی اور ناك، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں، کیونکہ وہ ان اعضاء پر سجدہ کیا کرتا تھا تو زیادہ عزت و تکریم کے لیے مخصوص ہوئے.

دیکھیں: شرح فتح القدیر (2 / 110).

اور ابن قدامہ کہتے ہیں:

" اور حنوط (وہ خوشبو جو میت کے بنائی جاتی ہے) جوڑوں پر مثلا دونوں گھٹنوں کی اندر والی طرف، اور بغلوں کے نیچے رکھی جائیگی کیونکہ یہاں میل کچیل جمع ہوتی ہے، اور شرف کی بنا پر سجدہ والی جگہ پر رکھی جائیگی، اور اگر سارے بدن کو خوشبو لگا دی جائے تو کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ المقدسی (3 / 388).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا میت کے سارے جسم کو خوشبو لگانا ثابت ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جی ہاں، بعض صحابہ کرام سے وارد ہے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (17 / 97).

سوم:

اگر خاوند کے فوت ہونے کی عدت گزارنے والی عورت فوت ہو جائے تو کیا اسے خوشبو لگائی جائیگی ؟

امام نووی رحمہ اللہ " المجموع " میں لکھتے ہیں:

" صحیح یہ ہے کہ اسے خوشبو لگانا حرام نہیں، کیونکہ اس کے لیے عدت کی حالت میں خوشبو لگانی حرام ہے، تا کہ اسے نکاح کی دعوت نہ دی جائے، اور موت کی بنا پر یہ عذر زائل ہو چکا ہے " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 164 ـ 165).

واللہ اعلم .